مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رح

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند ۔ ۲۱ صفر ۱۳۸۲ھ مطابق ۲ اگست ۱۹۶۲ء کو ۲ بجے رات میں انتقال کر گئے ۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ، مولانا کے انتقال سے ہندوستانی مسلمانوں کی ملی زندگی میں ایسا خلا پیدا ہو گیا جس کا پر ہونا مشکل ہے ۔ حضرت مجاہد ملت اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے مسلمانوں کے جوہر شب چراغ تھے ، وہ اپنی زندگی کی صبح سے لیکر موت کی شام تک متحرک و فعال انسان بن کر رہے ، اور ایک دن کے لئے سکون نہیں پایا وہ اپنی قطع وضع افکار و خیالات میں پکے عالم دین تھے ۔ خطابت و تقریر میں آتش بیان مقرر تھے ۔ سیاسی سوجھ بوجھ میں ہندوستان کے چوٹی کے لیڈر تھے ۔ تصنیف و تالیف میں نہایت کامیاب مصنف و مؤلف تھے ۔ اور ملک و قوم کی خدمت میں وہ سچے مجاہد اور حقیقی خادم تھے" ۔

مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات برصغیر ہند و پاک کے لئے حادثہ عظیم ہے مولانا مرحوم اپنی جامعیت و خدمت اور مقبولیت میں ان چند لوگوں میں سے ایک تھے جو اپنی ذاتی قابلیت و صلاحیت کی وجہ سے قبولیت عام رکھتے تھے اور ہر طبقہ میں یکساں ان کی پذیرائی تھی ۔ انسان کے لئے اچھا ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ دنیا والوں میں اچھا ہو ، مولانا مرحوم ہر خوبی میں اپنی مثال آپ تھے ، آپکی زندگی کا ہر پہلو اتنا جلی اور درخشاں ہے کہ اس میں ان کے خد و خال صاف صاف نظر آتے ہیں اور کسی حیثیت سے اس میں کسی قسم کی کمزوری نہیں پائی جاتی ہے ، بے نیازی ، نڈری ، بے باکی ، اخلاص ، خدمت جد و جہد ، مروت کے مجموعہ کا نام مولانا حفظ الرحمٰن تھا ، مولانا نے جب سے علم و عمل اور خدمت و سیاست کی دنیا میں قدم رکھا ۔ اسوقت سے لے کر آخری دم تک جہد مسلسل اور سعی پیہم بن کر رہے ، ایک دن بھی ان کی زندگی میں سکون کا نام نہیں ملتا ۔ جب انھوں نے دار العلوم دیوبند سے نکل کر مدرسہ جامع مسجد اودہ اور جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں درس و تدریس کی خدمت انجام دی ، تو وہ ایک بہترین مستعد مدرس و معلم تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی زندگی کا یہی بہترین کارنامہ ہے اور جب انھوں نے تکلیف و تالیف میں قدم رکھا تو رسول کریم ، البلاغ المبین ، اخلاق و فلسفۂ اخلاق ، قصص القرآن ، اسلام کا اقتصادی نظام جیسی علمی ، تحقیقی اور مستند کتابیں لکھ ڈالیں ان کی تصنیفات کے پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مولانا تصنیف و تالیف کے لئے پیدا ہوئے تھے اور خطابت و تقریر

خالص سیاسی ہو یا خالص دینی اور مذہبی دونوں میں یکساں سحر بیان خطیب و مقرر تھے۔ سیاسی میدان اور جنگ آزادی کی صف میں آئے تو اپنی خدمات میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ اور دوسرے چوٹی کے سیاسی رہنماؤں کے شانہ بشانہ چل کر ملک و قوم کی پوری خدمت انجام دی اور پھر آخر میں تقسیم کے بعد جب مسلمانوں کی مشکلات میں سہارا بنکر نکلے تو آخری دم تک بے باک انسان کی جہاں تک ہو سکا کام کرتے رہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان تمام میدانوں میں وہ پکے مولوی رہے، وضع قطع، فکر و خیال علم و عمل، بات چیت میں وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر تھے۔ ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسبب الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اس عقیدہ و یقین کے بعد ہم ظاہری اسباب سے کام لیتے۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب آج کے ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے سہارا تھے اور ان کی ہر مصیبت میں شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی کام کے لئے چن لیا تھا، اب ان کے انتقال کے بعد پورا ملک مسلمانوں کے سچے خادم سے خالی نظر آتا ہے اور اس ظلمت خانہ میں کہیں کوئی تارہ روشنی نہیں معلوم ہوتا۔

اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اسلام اور مسلمانان ہند کی طرف سے جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو نور سے بھر دے کہ انھوں نے ہمارے دلوں کو فتنہ و یلغار کی ظلمتوں میں زندگی کے یقین سے منور کیا تھا، اور اپنے عزم قدم سے مسلمانوں میں باعزت جینے کا عزم پیدا فرمایا تھا۔

ہم مسلمانان ہند مولانا حفظ الرحمٰن کے غم میں بیتاب ہیں، ہمارے دل غمگین ہیں، ہماری آنکھیں اشکبار ہیں اور ہماری روح بے کیف ہے۔ مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمارا ایمان و یقین ہے اور صبر و استقامت کے ذریعہ اس حادثہ عظیمہ پر نعم البدل کی امید ہے۔

بقیہ حفظ قرآن

نسخۂ اکسیر جاں، چارۂ بیماری دل
رحمت حق کا صحیفہ عرش سے اترا ہوا
آج بھی موجود ہے ہم میں وہی جامع ہدیٰ
کاش آئے راہ پر پھر کارواں بھٹکا ہوا
نور سے معمور پھر سارا جہاں ہو جائے گا
آسماں سے ابر رحمت و رخشاں ہو جائے گا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین